زیورات پر زکوٰۃ کا شرعی حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ سونے چاندی کے خام زیورات پر زکوۃ ہے کہ نہیں؟ احادیث نبویہ اور اقوال فقہاء سے دلائل بھی پیش کریں فقط السلام مع الاحترام کتبہ حافظ علی احمد بیکنٹھ پور چھتیس گڑھ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الجواب اللّٰھم ہدایۃ الحق والصواب۔

زیورات (سونے اور چاندی) پر زکوۃ واجب ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں قرآن و حدیث اور فقہاء کے اقوال میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔ تاہم، زیادہ تر دلائل زیورات پر زکوٰۃ کے وجوب کو تقویت دیتے ہیں۔

1۔ قرآن مجید

سورہ التوبہ (34-35): میں ہے" .وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ○ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ

ترجمہ: "اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو۔ جس دن وہ (سونا، چاندی) جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا، پھر ان کی پیشانیوں، پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا (اور کہا جائے گا) یہ وہی ہے جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا، پس اپنے جمع کیے ہوئے کا مزہ چکھو۔ "

یہ آیت عام طور پر سونے اور چاندی پر زکوٰۃ کے وجوب کو ثابت کرتی ہے۔

2۔ احادیث مبارکہ سے دلائل

(1) زیورات پر زکوٰۃ کے وجوب کی حدیث

امام ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور احمد بن حنبل رحمہم اللہ نے روایت کی :

" عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَأَى فِي يَدِي فَتَخَاتٍ مِنْ وَرِقٍ، فَقَالَ: "مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ؟" فَقُلْتُ: صَنَعْتُهَا أَتَزَيَّنُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: "أَتُؤَدِّينَ زَكَاتَهَا؟" قُلْتُ: لَا أَوْ

نَعَمْ، قَالَ: "هُوَ حَسْبُكِ مِنَ النَّارِ" (سنن ابو داؤد: 1565، سنن نسائی: 2482، مسند احمد: 25464)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھیاں دیکھیں اور فرمایا: "اے عائشہ! یہ کیا ہے؟" میں نے عرض کی: "یہ میں نے آپ کے لیے زینت حاصل کرنے کے لیے بنوائی ہیں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟" میں نے عرض کی: "نہیں یا ہاں (راوی کو شک ہے)۔" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہی تمہیں جہنم کی آگ کے لیے کافی ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زیورات پر زکوٰۃ فرض ہے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر تنبیہ فرمائی۔

(2) زیورات پر زکوٰۃ نہ دینے کے خلاف حدیث

امام بیہقی رحمہ اللہ نے روایت کیا: "جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا وَفِي يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَهَا: "أَتُعْطِينَ زَكَاةَ هَذَا؟" قَالَتْ: لَا، قَالَ: "أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ؟" فَخَلَعَتْهُمَا وَأَلْقَتْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ (سنن ابی داود: 1563، سنن نسائی: 2481، سنن بیہقی: 7797)

ترجمہ: ایک عورت اپنی بیٹی کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ اس کی بیٹی کے ہاتھ میں موٹی سونے کی چوڑیاں تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: "کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟" اس نے کہا: "نہیں۔" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ اللہ تمہیں قیامت کے دن ان کے بدلے آگ کے کنگن پہنائے؟" اس پر اس عورت نے فوراً وہ چوڑیاں اتار کر صدقہ کر دیں۔

یہ حدیث واضح طور پر سونے کے زیورات پر زکوٰۃ واجب ہونے کو ثابت کرتی ہے، اور نہ دینے پر سخت وعید سنائی گئی ہے۔

3۔ فقہائے کرام کے اقوال

(1) احناف

فقہ حنفی کے مطابق، اگر زیورات نصاب (87.48 گرام سونا یا 612.36 گرام چاندی) کے برابر ہوں تو ان پر سالانہ 2.5٪ زکوٰۃ واجب ہوگی، چاہے وہ ذاتی استعمال کے لیے ہوں۔

(2)شوافع، مالکیہ، اور حنابلہ

امام شافعی، امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کے مطابق، اگر زیورات محض زینت کے لیے استعمال کیے جا رہے ہوں اور تجارتی مقصد نہ رکھتے ہوں، تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہو گی۔

4۔ کیا کوئی ایسی حدیث ہے جو زیورات پر زکوٰۃ نہ ہونے کو ثابت کرے؟

بعض فقہاء نے ایک حدیث سے استدلال کیا ہے: **لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ** (سنن دار قطنی:1820)

ترجمہ: "زیورات میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ "

لیکن یہ حدیث ضعیف (کمزور) ہے، اور جمہور محدثین نے اسے حجت نہیں مانا۔

قرآن مجید، صحیح احادیث اور فقہ حنفی کے مطابق زیورات پر زکوٰۃ فرض ہے۔

سونے اور چاندی کے زیورات پر زکوٰۃ کے وجوب یا عدم وجوب کے بارے میں ائمہ اربعہ امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

ذیل میں ہر امام کا موقف عربی عبارات، حوالہ جات، اور ترجمہ کے ساتھ درج کیا جا رہا ہے

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک زیورات پر زکوٰۃ واجب ہے

قال الإمام أبو حنيفة رضی الله عنه: "وَيَجِبُ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ الزَّكَاةُ سَوَاءٌ كَانَتْ نُقُودًا أَوْ أَوَانِيَ أَوْ حُلِيًّا، إِذَا بَلَغَتِ النِّصَابَ وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ" (الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین، ج2، ص269)

ترجمہ: "سونے اور چاندی پر زکوٰۃ واجب ہے، چاہے وہ کرنسی، برتن، یا زیورات کی شکل میں ہو، جب وہ نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال گزر جائے۔ "

فقہ حنفی کے مطابق زیورات پر زکوٰۃ واجب ہے، چاہے وہ استعمال میں ہوں یا نہ ہوں۔

فقہ حنفی کی مستند کتب میں زیورات پر زکوٰۃ کے وجوب کے بارے میں کئی مقامات پر تصریحات موجود ہیں۔ ذیل میں امام سرخسی، امام ابو یوسف، امام محمد، امام ابن ہمام، اور فتاویٰ عالمگیری کے حوالہ جات کے ساتھ عربی عبارات مع ترجمہ کے درج کیے

جارہے ہیں:

1۔ امام سرخسی رحمہ اللہ (فی المبسوط)

قال الإمام السرخسي رحمه الله: "وَأَمَّا الْحُلِيُّ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَهُوَ مَالٌ مُتَّخَذٌ لِلنَّمَاءِ، وَإِذَا بَلَغَ النِّصَابَ وَحَالَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَجَبَتْ فِيهِ الزَّكَاةُ، سَوَاءٌ كَانَ لِلُبْسٍ أَوْ لِغَيْرِهِ". (المبسوط، ج2، ص193)

ترجمہ: "رہا سونے اور چاندی کا زیور، تو وہ ایسا مال ہے جو بڑھنے کے لیے بنایا گیا ہے، لہٰذا جب وہ نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال گزر جائے، تو اس پر زکوۃ واجب ہو گی، چاہے وہ پہننے کے لیے ہو یا کسی اور مقصد کے لیے۔"

2-امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ (الخراج)

قال الإمام أبو يوسف رضى الله عنه: "وَسُئِلْتُ عَنِ الْحُلِيِّ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، فَقُلْتُ: يُزَكَّى إِذَا بَلَغَ النِّصَابَ، وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ". (کتاب الخراج، ص28)

ترجمہ: "مجھ سے سونے اور چاندی کے زیورات کے بارے میں پوچھا گیا تو میں نے کہا: جب وہ نصاب کو پہنچ جائے تو اس پر زکوۃ دی جائے گی، اور یہی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔"

3۔ امام محمد رضی اللہ عنہ فی الأصل المعروف بالمبسوط

قال الإمام محمد بن الحسن الشيباني رضى الله عنه: "وَالذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ إِذَا كَانَا فِي الْحُلِيِّ فَهُمَا مِمَّا يُزَكَّى، وَقَدْ أَجْمَعَ الصَّحَابَةُ عَلَى ذَلِكَ". (الأصل، ج2، ص25)

ترجمہ: "سونا اور چاندی اگر زیورات کی صورت میں ہوں تو ان پر زکوۃ واجب ہے، اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اس پر اجماع ہے۔"

4۔ امام ابن ہمام رحمہ اللہ (صاحب فتح القدیر)

قال الإمام ابن الهمام رحمه الله: "وَالْمُعْتَمَدُ أَنَّ الْحُلِيَّ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ إِذَا بَلَغَ النِّصَابَ وَحَالَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ تُوجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ، وَإِنْ كَانَ لِلُبْسٍ". (فتح القدیر، ج2، ص124)

ترجمہ: "معتبر قول یہی ہے کہ سونے اور چاندی کے زیورات اگر نصاب کو پہنچ جائیں اور سال گزر جائے تو ان پر زکوۃ

واجب ہو گی، چاہے وہ پہننے کے لیے ہی کیوں نہ ہوں۔ "

5۔ فتاویٰ عالمگیری (الفتاوى الهندية)

جاء في الفتاوى الهندية: "وَفِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ الزَّكَاةُ وَلَوْ كَانَا حُلِيًّا يُلْبَسُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ". (الفتاوى الهندية، ج1، ص177)

ترجمہ: "سونے اور چاندی میں زکوٰۃ واجب ہے، چاہے وہ زیورات ہی کیوں نہ ہوں جو پہنے جاتے ہیں، اور یہی امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ "

ائمہ احناف کے متفقہ اقوال

امام سرخسی : زیورات پر زکوٰۃ واجب ہے، چاہے پہننے کے لیے ہوں یا نہ ہوں۔

امام ابو یوسف : زیورات نصاب کو پہنچ جائیں تو زکوٰۃ فرض ہے۔

امام محمد : زیورات پر زکوٰۃ واجب ہونے پر صحابہ کا اجماع ہے۔

امام ابن ہمام : مستند قول یہی ہے کہ زیورات پر زکوٰۃ فرض ہے۔

فتاویٰ عالمگیری : سونے اور چاندی کے زیورات پر زکوٰۃ واجب ہے، اور یہی جمہور احناف کا فتویٰ ہے۔

غرضیکہ فقہ حنفی کے تمام بڑے ائمہ کرام کے مطابق اگر زیورات نصاب کے برابر ہوں (87.48 گرام سونا یا 612.36 گرام چاندی) اور ان پر سال گزر جائے، تو ان پر 2.5% زکوٰۃ واجب ہے، چاہے وہ پہننے کے لیے ہوں یا نہ ہوں۔
یہی احتیاطی اور مستند قول ہے جس پر عمل کرنا چاہیے تاکہ آخرت میں کسی گرفت سے بچا جا سکے۔

2۔ امام مالک رضی اللہ عنہ کے نزدیک زیورات پر زکوٰۃ نہیں ہے

قال الإمام مالك رضى الله عنه: "لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ وَإِنْ كَانَ لِلِادِّخَارِ وَالتِّجَارَةِ وَجَبَتْ فِيهِ الزَّكَاةُ". (المدونة الكبرى، ج1، ص342)

ترجمہ: "زیورات میں زکوٰۃ نہیں ہے، البتہ اگر انہیں ذخیرہ کرنے یا تجارت کے لیے رکھا جائے، تو ان پر زکوٰۃ واجب ہو گی۔"

فقہ مالکی کے مطابق زیورات اگر استعمال کے لیے ہوں تو ان پر زکوٰۃ نہیں، البتہ اگر تجارت یا جمع کرنے کے لیے ہوں تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔

3۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک زیورات پر زکوٰۃ نہیں ہے

قال الإمام الشافعي رضی الله عنه: "لَا زَكَاةَ فِي حُلِيِّ النِّسَاءِ إِذَا كَانَ مُعَدًّا لِلُّبْسِ أَوْ الإِعَارَةِ، وَلَوْ بَلَغَ نِصَابًا". (الأم، ج2، ص41)

ترجمہ: "عورتوں کے زیورات میں زکوٰۃ نہیں، اگر وہ پہننے یا عاریت (ادھار دینے) کے لیے رکھے گئے ہوں، چاہے وہ نصاب کو پہنچ جائیں۔" فقہ شافعی کے مطابق زیورات پر زکوٰۃ نہیں، جب تک کہ وہ ذاتی استعمال کے لیے ہوں۔

4۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے نزدیک زیورات پر زکوٰۃ واجب ہے

قال الإمام أحمد بن حنبل رضی الله تعالیٰ عنه: "فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ زَكَاةٌ، وَإِنْ كَانَ حُلِيًّا يُلْبَسُ". (المغني لابن قدامة، ج2، ص602)

ترجمہ: "سونے اور چاندی میں زکوٰۃ ہے، چاہے وہ زیورات کی صورت میں پہنے جاتے ہوں۔" فقہ حنبلی کے مطابق زیورات پر زکوٰۃ واجب ہے، چاہے وہ استعمال میں ہوں یا نہ ہوں۔

احتیاطی موقف

جمہور فقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے، لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ اگر زیورات نصاب کے برابر ہوں، تو ان پر زکوٰۃ دی جائے تاکہ آخرت میں کسی گرفت سے بچا جاسکے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ

ابو الحماد محمد اسرافیل حیدری المداری

دار الافتاء جامعہ عربیہ مدار العلوم مدینۃ الاولیاء دار النور مکنپور شریف کانپور نگر

نوٹ
مداریہ دارالافتاء سے شائع ہونے والے سبھی فتووں کو حاصل کر سکتے ہیں
On Madaarimedia.com
LIKE SHARE